مقیاس الحنفیت
جنید زمان پیر طریقت مناظر اعظم
المقیاس پبلشرز
۴- دربار مارکیٹ ○ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا كتابنا ينطق عليكم بالحق صدق الله العظيم

في رد

اهل الغراب والباغسية

اڈیشن ستائیسواں ــــ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

قیمت ــــ روپے

ناشر

محمد عبدالوہابؒ، محمد عبدالتوابؒ، ظل عمر صدیقی

(۱) دارالتقیاس، اچھرہ لاہور

(۲) التقیاس پبلشرز ۲۴ دربار مارکیٹ، لاہور

ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیئت کذائیہ میں
نہ مکان میں نہ زمان میں نہ سیر وسفر میں نہ حضر میں نہ قیام وقعود وسجدہ میں نہ قول وفعل
میں۔ نہ عقل وعلم وحکمت میں۔ الغرض آپ کی ذات وتمام صفات میں کوئی شریک نہیں۔

(۸) انعام ۴ | وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۔ دنہیں ہے کوئی زمین پر چلنے والا اور نہ
کوئی پرندہ جو اپنے پروں سے اڑتا ہو۔ مگر امتیں ہیں تمہاری مثل ہے

اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں یہ ثابت کیا۔ کہ جیسے تم امتیں ہو ایسے ہی درندے
کتے بلے خنزیر اور پرندے الو، گدھ وغیرہ بھی تمہاری ہی طرح امتیں ہیں۔ اب تم بھی
امتی ہو اور یہ تمام بھی امتیں اور امت کی امت کے ساتھ تشبیہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمائی
ہے تو اگر امتِ وہابیہ کو امتِ درندگان خنزیر وغیرہ سے تشبیہ دی جائے اور کہا جائے
کہ امت ہونے میں فلاں مولوی صاحب اور خنزیر ہم مثل ہیں تو اس سے امتِ وہابیہ کو
ناراضگی تو نہ ہو گی ؟ اور نہ ہونی چاہیئے کیونکہ اللہ نے مماثلت بیان فرمائی ہے۔ اور اگر اس
صحیح ارشاد الٰہی کو بیان کرنے سے اپنی گستاخی سمجھتے ہو تو ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تمہارا
اپنی مثل بشر کہنا گستاخی سمجھتے ہیں۔ جب اس مثال پہ آپ کو ناراضگی ہے تو اس مثال پر ہمیں
بھی ہے۔

وہابی " جی ہاں۔ ان کی مثل کہنے سے ہمیں گریز تو نہیں ہو سکتا۔ مگر دوسری جگہ اللہ
تعالیٰ نے ہمیں دوسری امتوں سے ممتاز کر دیا ہے۔ فرمایا کُنْتُمْ
خَيْرَ أُمَّةٍ تم بہتر امت ہو۔ اس واسطے جب ہم بہتر امت ثابت ہو گئے تو اعلےٰ
کو ادنےٰ سے تشبیہ جائز نہیں۔

محمد عمر " واہ جناب۔ اس تشبیہ کے وقت تو آپ کو اپنی خیر امت ہونا یاد آ گیا۔
اور یہ پتہ نہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تم کو اپنی امت میں داخل بھی فرمائیں

گے یا نہیں۔ جب داخل ہو گے تب ہی تو خَیْرَ اُمَّۃٍ ہو گے۔ اور جب اُمّتِ محمد رسول
اللہ ہونے میں ہی آپ کو شک ہے۔ بلکہ تم مماثلِ محمد رسول اللہ ہی اپنے آپ کو کہلواتے ہو
تو خَیْرَ اُمَّۃٍ کا مصداق تم کیسے بن سکتے ہو۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کے مخاطب تو ہم
احناف ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ غلامی کا دعوے تو ہمیں ہی ہے۔ ہمیں مماثلت کا دعوے
نہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مثلیت کے تم مدعی ہو۔ اسواسطے اس آیت کے
مصداق تم نہیں بن سکتے۔ اپنی بنی پر تو تمہیں دوسری آیت جھٹ تلاش کرنی پڑی جس
نے تمہارا ساتھ بھی نہ دیا۔ لیکن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ
کے مقابلے میں دوسری آیت اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کو
جھٹلا دیا۔ کیونکہ اس آیہ کریمہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتی اولویت ثابت ہوتی
تھی۔ اپنی خیریت ثابت کرنے کے واسطے تم دوڑ آپلٹے۔ اور تاویل کے متلاشی ہوئے
کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُمتِ خنزیرہ سے ہماری مثلیت ثابت ہو جائے اور جس مثلیت
کو تم ہٹا بھی نہ سکے۔ لیکن اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اولویت کا سوال آجائے تو تم
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کو چھوڑ کر اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ پڑھ
دیتے ہو۔ کیا یہ تمہارا انصاف ہے اور اسی کا نام ایمان ہے۔ اب فیصلہ تم پر ہے۔
اگر بحیثیت غلام اور اُمتی ہونے کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کے قائل ہو جاؤ تو
کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ میں داخل ہو جاؤ گے۔ ورنہ بمطابق آیہ سابقہ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ
میں شامل ہو جاؤ گے۔ اب تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔

وہابی: اللہ تعالے نے کئی مقامات پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو عبد فرمایا
یعنی بندہ۔ مثلاً سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ وہ پاک ہے
وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات میں سیر کرائی اور ہر وقت نماز میں عَبْدُہٗ
پڑھتے ہو۔ باوجود اس کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے واسطے عبد کا لفظ